## ڈیلیوری بوائے، ایمبولینس کی بریکیں اور ایک ہی ہفتے میں تین جنازے

**ریسکیو 1122 کے 27 برس: ایک ادارے کی تنظیم، تربیت اور قربانیوں کی کہانی**

از قلم ڈاکٹر عمیر فاروق بلوچ

ہفتہ 7 اکتوبر 2023ء کی صبح میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا جب ایمرجنسی ہیلپ لائن 1122 پر پہلی کال آئی۔ کال کرنے والا ایک ڈیلیوری بوائے تھا جس کا نام بعد میں معلوم ہوا کہ عبدالرحمٰن ہے۔ وہ موٹر سائیکل پر کھانا پہنچا رہا تھا کہ ایک تیز رفتار ایمبولینس نے اسے پیچھے سے ٹکر مار دی۔ وہ سڑک پر گرا اور اس کا سر فٹ پاتھ کے کنارے سے ٹکرایا۔ کال ریسیو کرنے والے نوجوان نے گھبراہٹ میں بتایا کہ زخمی کا ہیلمٹ ٹوٹ چکا ہے اور خون بہت زیادہ ہے۔ میں نے اسی لمحے فیصلہ کیا کہ یہ ہفتہ بھی باقی ہفتوں کی طرح معمول کا نہیں گزرے گا۔

یہ ایمبولینس ادارے کی اپنی گاڑی تھی۔ ڈرائیور نے بتایا کہ وہ ایک مریض کو ہسپتال منتقل کر رہا تھا اور سگنل پر رکنے کے بجائے اس نے احتیاط سے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ عبدالرحمٰن کی موٹر سائیکل ایمبولینس کے بائیں اگلے حصے سے ٹکرائی۔ ٹکر اتنی شدید نہیں تھی کہ گاڑی الٹ جاتی، مگر اتنی کافی تھی کہ ایک نوجوان کی زندگی بدل جائے۔ ہیلمٹ کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے بعد میں اس کے بھائی نے ہسپتال سے اٹھائے۔ وہ ٹکڑے اب بھی میرے دفتر کی الماری میں رکھے ہیں، اس یاد دہانی کے ساتھ کہ حفاظتی ہیلمٹ کا فیتہ ٹھوڑی کے نیچے ڈھیلا نہ چھوڑا جائے۔

ریسکیو 1122 کا قیام 2001ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت ضلع کے پاس صرف 7 ایمبولینسیں تھیں اور عملہ زیادہ تر ٹریفک پولیس سے عارضی طور پر لیا گیا تھا۔ پہلے ہی سال ہمارے پاس 14 ہزار 300 کے قریب کال آئیں، جن میں سے بیشتر جھوٹی تھیں۔ لوگ بخار، پیٹ درد اور لڑائی کے زخم پر بھی ایمبولینس بلا لیتے تھے۔ ہم نے ہر کال کا ریکارڈ رکھنا شروع کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اصل ایمرجنسی کتنی ہے۔ 2008ء تک ہمارے پاس 19 گاڑیاں اور 112 اہلکار تھے۔ آج ہمارے پاس 186 گاڑیاں، 1 ہزار 340 اہلکار اور 24 ایئر ایمبولینسیں ہیں۔ یہ اضافہ آسان نہیں تھا۔ ہر سال بجٹ کم کرنے کی تجویز آتی رہی، اور ہر بار ہمیں اعداد و شمار دکھا کر یاد دلانا پڑا کہ ایمبولینس خرچ نہیں، بچت ہے۔

ہمارے سامنے سب سے بڑا چیلنج ٹریفک حادثات تھے۔ 2019ء میں ضلع میں 4 ہزار 812 حادثات رپورٹ ہوئے جن میں 611 افراد جاں بحق ہوئے۔ ان میں سے بیشتر موٹر سائیکل سوار تھے۔ ہم نے دیکھا کہ زیادہ تر اموات ہیلمٹ نہ پہننے، تیز رفتاری اور ون وہیلنگ کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ ہم نے ہر سال یکم جنوری سے 14 اگست تک ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل سوار کو روکنے کی مہم چلائی۔ پہلے سال ہمارے 9 ہزار 400 اہلکاروں نے 2 لاکھ 31 ہزار موٹر سائیکل سواروں کو روکا۔ ان میں سے 1 لاکھ 58 ہزار کو ہیلمٹ نہ پہننے پر جرمانہ کیا گیا۔ ہم نے 3 ہزار 200 افراد کو ہیلمٹ مفت بھی دیے۔ اس مہم کے بعد 2020ء میں ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل سواروں کی تعداد 41 فیصد کم ہو گئی۔ یہ اعداد و شمار ہمارے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

ہمارے کام کا سب سے مشکل حصہ ٹریفک جام میں راستہ بنانا ہے۔ ہر ایمبولینس پر ایک سائرن اور ایک ہارن لگا ہے، مگر اصل کام اہلکاروں کا ہے جو گاڑی کے آگے دوڑتے ہیں۔ ہمارے 186 اہلکاروں میں سے 42 موٹر سائیکل سوار ہیں۔ وہ ایمبولینس کے لیے راستہ بناتے ہیں، مریض تک پہلے پہنچتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ابتدائی طبی امداد شروع کر دیتے ہیں۔ ان اہلکاروں کو ہر سال 120 گھنٹے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تربیت میں سی پی آر، خون بہنے کو روکنے، ہڈی ٹوٹنے پر پٹی باندھنے اور زچگی کے ہنگامی کیس سنبھالنے کی مشق شامل ہے۔ ہم نے 2022ء میں 1 ہزار 90 اہلکاروں کو یہ تربیت دی۔ ان میں 214 خواتین بھی تھیں۔

ہمارے سامنے سب سے بڑا چیلنج ٹریفک جام میں راستہ بنانا ہے۔ ہر ایمبولینس پر ایک سائرن اور ایک ہارن لگا ہے، مگر اصل کام اہلکاروں کا ہے جو گاڑی کے آگے دوڑتے ہیں۔ ہمارے 186 اہلکاروں میں سے 42 موٹر سائیکل سوار ہیں۔ وہ ایمبولینس کے لیے راستہ بناتے ہیں، مریض تک پہلے پہنچتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ابتدائی طبی امداد شروع کر دیتے ہیں۔ ان اہلکاروں کو ہر سال 120 گھنٹے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تربیت میں سی پی آر، خون بہنے کو روکنے، ہڈی ٹوٹنے پر پٹی باندھنے اور زچگی کے ہنگامی کیس سنبھالنے کی مشق شامل ہے۔ ہم نے 2022ء میں 1 ہزار 90 اہلکاروں کو یہ تربیت دی۔ ان میں 214 خواتین بھی تھیں۔

ہمارے کام کا سب سے مشکل حصہ